

سپریم کورٹ آف پاکستان
حقیقی دائرہ اختیار

بتیخ:

جناب جسٹس جواد الیس خواجہ
جناب جسٹس خلجی عارف حسین

آئینی درخواست 59/2011 میں 2011 کی آئینی درخواست نمبر 59 اور
2012 کی دیوانی متفرق درخواست نمبران 326 اور 633 اور 2012 کی
فوجداری پٹیشن نمبر 94

محمد اشرف ٹوانہ وغیرہ درخواست دہندہ

بنام

وفاق پاکستان وغیرہ جواب دہندگان

منجانب درخواست گزار : جناب افنان کریم کنڈی، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
بمع بیرسٹر مومن علی خان ایڈووکیٹ

آئینی درخواست 59/2011

منجانب جواب دہندگان 1 اور 3 : جناب انور منصور خان، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
جناب نوید اختر، ایس او فنانس ڈویژن

منجانب جواب دہندگان 2، 5 اور 6: جناب محمد اکرم شیخ، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ بمع
بیرسٹر شرجیل شہریار اور

چوہدری حسن مرتضیٰ من ایڈووکیٹ

منجانب جواب دہندہ 4 : جناب سلمان اکرم راجہ، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ بمع
ملک غلام صابر ایڈووکیٹ، جناب سمیر کھوسہ ایڈووکیٹ اور

محترمہ انیسہ آغا ایڈووکیٹ

احسن محمود ایڈووکیٹ اور

زینب قریشی ایڈووکیٹ

فوجداری درخواست 94/12 میں

منجانب جواب دہندہ 1 :	جناب انور منصور خان، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
منجانب جواب دہندہ 2 :	جناب محمد اکرم شیخ، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
عدالتی معاون :	کوئی نہیں
منجانب SECP :	جناب مظفر احمد مرزا، ڈائریکٹر Litigation
تاریخ سماعت :	09-04-2013

فیصلہ

جواد ایس خواجہ، جج۔ اس درخواست میں عوام کے بنیادی حقوق سے متعلق عوامی اہمیت کے کئی سوال اٹھائے گئے ہیں۔ درخواست میں اُجاگر کئے گئے سوالات کا تعلق سکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (SECP) کی کارکردگی اور فعالیت سے ہے۔ SECP وہ ادارہ ہے جو قانوناً ملک کی تمام کمپنیوں اور سٹاک ایکسچینجوں کی نگرانی کا ذمہ دار ہے، اور قومی زندگی کے اس شعبہ میں اہم ترین کردار ادا کرتا ہے۔

2۔ ہم نے کئی دنوں پر محیط سماعت کے دوران تمام فریقین کی جانب سے پیش کئے گئے دلائل اور شواہد کا بغور جائزہ لیا ہے، جس کے نتیجے میں درج ذیل فیصلہ جاری کر رہے ہیں۔ فیصلے کی تفصیلی وجوہات بعد میں قلمبند کی جائیں گی۔

عدالت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ:

ا۔ جواب دہندہ نمبر 4 جناب محمد علی غلام محمد کا بحیثیت ممبر اور چیئرمین چناؤ، سکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن ایکٹ 1997ء کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہوا۔

ب۔ الغرض، نوٹیفیکیشن SRO21(KE)/2001 مؤرخہ 24 دسمبر 2010، جس کے تحت جناب محمد علی غلام محمد کی تعیناتی عمل میں آئی، منسوخ قرار پاتا ہے۔

ج۔ وفاقی حکومت کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایس ای سی پی میں موجود قانوناً مقرر کردہ عہدوں پر

بلا تاخیر تقرریاں کرے۔ اور یہ تقرریاں ایسے طریق کار سے کرے کہ جس سے سیکشن 6,5 اور 7 کے اہداف جا مل ہوں اور حاصل ہوتے ہوئے نظر آئیں۔ اس سلسلے میں ایسا طریق کار اپنایا جائے جو غیر جانبدارانہ ہو اور قانونی تقاضوں، خاص طور پر محمد یسین بنام وفاق پاکستان (PLD 2012 SC 132) میں واضح کئے گئے اصولوں کے مطابق ہو۔

د۔ ایس ای سی پی ایکٹ میں فنانس ایکٹ 2003ء کے ذریعے سیکشن 5(5) کا اضافہ آئینی طریقہ قانون سازی کے منافی ہے اور خاص طور پر آئین کے آرٹیکل 73 سے تجاوز کے مترادف ہے، اس لئے کالعدم قرار پاتا ہے۔

ہ۔ ایس ای سی پی کے ملازمین پر لاگو ہونے والے ضوابط (HR Handbook) کے گیارہویں باب کی شق نمبر (3) 1، جو ادارے کو اپنے ملازمین کو بغیر کسی وجہ کے فارغ کرنے کا اختیار دیتی ہے، ایس ای سی پی ایکٹ اور آئین پاکستان کے تقاضوں کے منافی ہے، اس لئے یہ ضابطہ منسوخ قرار پاتا ہے۔

ر۔ انہیں یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا ضابطے کو تبدیل کیا جائے اور اُس کی جگہ ایک ایسا ضابطہ وضع کیا جائے جو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو، اور خصوصاً آئین کے آرٹیکل 18, 9, 10A, 14 اور 25 کے معیار پر پورا اُترتا ہو اور ایس ای سی پی کے ملازمین کی اپنے قانونی اغراض و مقاصد مثلاً غیر جانبدارانہ اور جرائت مندانہ فیصلہ سازی کے حصول میں معاونت کرے۔

ز۔ درخواست گزار کی یہ گزارش کہ اُسے ملازمت سے برخاست کرنے والا آرڈر منورخہ 13-06-2011 کو کالعدم قرار دیا جائے، رد کی جاتی ہے، کیونکہ یہ استدعا درخواست گزار نے دورانِ سماعت خود ہی واپس لے لی ہے۔ درخواست گزار اس استدعا کی بابت کسی بھی باختیار عدالت سے چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے اور موجودہ سماعت سے اُس کا یہ حق متاثر نہیں ہوا۔

ح۔ جواب دہندہ 1 (وفاق) اور جوابدہندہ 2 (ایس ای سی پی) درخواست گزار کا مقدمہ پر آنے والا

خرچہ ادا کریں گے۔

4۔ اس فیصلہ کی نقل سکیورٹی اینڈ ایکسچینج پالیسی بورڈ کے ارکان کو بھی ارسال کی جائے تاکہ وہ قانون کی روشنی میں ایس ای سی پی کی کارکردگی اور فعالیت سے متعلق جو بھی اقدامات مناسب سمجھیں اٹھائیں۔ بورڈ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اور زیر نظر درخواست اور اس مقدمے میں دائر کی گئی تمام دستاویزات کا بغور جائزہ لے اور اُن سے سے ابھرنے والے مسائل کا احاطہ کر کے اُن کا تدارک کرے۔ یاد رہے کہ بورڈ کی قانونی ذمہ داریوں میں یہ شامل ہے کہ وہ ”[ایس ای سی پی] کی کارکردگی پر نظر رکھے تاکہ یہ اطمینان رہے کہ یہ ادارہ قانون کے مقرر کردہ اہداف کے حصول کی جانب گامزن ہے“۔ اس درخواست اور متعلقہ دستاویزات کی چھان بین کے بعد اور کماحقہ تحقیق کے بعد بورڈ ایس ای سی پی کی کارکردگی سے متعلق ایک رپورٹ عدالت میں اگلے 45 دن میں جمع کرائے۔

5۔ اس فیصلے کی ایک نقل سیکریٹری وزارت خزانہ کو بھی ارسال کی جائے تاکہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وفاقی حکومت تمام تقرریاں قانونی اصولوں کے مطابق کرے۔ اور اس سلسلے میں اُن آئینی اور قانونی اصولوں کی خصوصاً پاسداری کرے جن کی وضاحت یہ عدالت گزشتہ مقدمات میں گاہے بگاہے کرتی رہی ہے اور جن پر عمل آرٹیکل 189 کی رو سے وفاقی حکومت کا قانونی فریضہ ہے۔ سیکریٹری فنانس اس درخواست اور تمام متعلقہ دستاویزات کا جائزہ لیں تاکہ وزارت خزانہ اور وفاقی حکومت میں فیصلہ سازی کے عمل میں اگر کوئی نقائص ہیں تو اُن کا تدارک ہو اور اگر کسی سے کوئی لغزش ہوئی ہے تو اُس کا تدارک کیا جائے تاکہ ایس ای سی پی ایکٹ کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں اگلے 45 دنوں میں رپورٹ عدالت میں جمع کرائی جائے۔

(12-04-2013 کو کھلی عدالت میں پڑھ کر سنایا گیا)